96832 ـ تصاویری کو آئینہ پر قیاس کرنا

سوال

کیا انسان کا آئینے میں دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل ہوتا ہے ؟
اللہ تعالی آپ کو برکت عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انسان کا آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل نہیں ہوتا، اہل علم نے اس سے دلیل پکڑتے ہوئے ضوئی تصویر کو مباح قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ ان دونوں کو برابر قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسے برابر قرار دینے میں انہوں نے دو طرح سے غلطی کی ہے:

پہلی:

یہ تصویر اور فوٹو اتارنی آئینہ میں دیکھنے والی تصویر کے مشابہ نہیں ہے، کیونکہ یہ فوٹو اپنی جگہ سے زائل نہیں ہوتی، اور اس سے فتنہ و خرابی موجود ہے.

لیکن آئینہ میں جو تصویر نظر آتی ہے وہ ثابت نہیں، جب اس کے سامنے سے ہٹ جایا جائے تو وہ تصویر بھی ختم ہو جاتی ہے، اور یہ ایسا واضح فرق ہے جس میں کوئی عقلمند شك نہیں کرتا.

دوسری:

نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم سے تصویر کی مطلقا حرمت میں نص بیان ہوئی ہے، اور جو اس تصویر کی حرمت کی نص آئی ہے جو فوٹو کی جنس سے ہے، مثلا کپڑے اور دیواروں میں تصویر.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایك صحیح احادیث میں وارد ہے کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس مجسموں اور تصاویر والا پردہ دیکھا تو ناراض ہوئے اور اسے پھاڑ کر فرمایا:

" بلا شبہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہو گا "

اور ايك دوسرى حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ ان تصاوير والوں ـ ان تصاوير كى طرف اشارہ كيا جو كپڑے ميں تھيں ـ كو روز قيامت عذاب ديا جائيگا، اور انہيں كہا جائيگا اس ميں جان ڈال كر انہيں زندہ كرو جو تم نے بنايا ہے "

اور نبى كريم صلى اللہ عليہو سلم سے يہ بھى ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فتح مكہ كے روز كعبہ مشرفہ كى ديواروں سے تصاويروں كو مٹايا تھا، اور يہ اس تصويروں كے حكم ميں ہے جو اتارى جاتى ہيں.

اور اگر ہم يہ تسليم بھى كر ليں كہ يہ فوٹو آئينہ والى تصوير كے مشابہ ہے تو بھى قياس جائز نہيں، كيونكہ يہ شرع ميں مقرر كردہ فيصلہ ہے كہ نص كى موجودگى ميں قياس نہيں ہو سكتا، بلكہ قياس تو اس صورت ميں ہے جب نص نہ ملے، جيسا اہل اصول اور سب اہل علم كے ہاں معلوم ہے " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن باز (27 / 442).

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" اور كيمرہ سے فوٹو گرافى آئينہ كے سامنےكھڑا ہونے كى شكل بننے كى طرح نہيں ہے، كيونكہ آئينہ والا تو خيال ہے جو آئينہ كے سامنے كھڑے شخص كے وہاں سے ہٹنے كى صورت ميں ختم ہو جائيگا، اور يہ فوٹو تو كيمرہ كے سامنے سے ہٹ جانے كى صورت ميں بھى باقى رہے گى، جس سے عقيدہ ميں خرابى پيدا ہو گى، اور جس كى خوبصورتى كى بنا پر اخلاقيات ميں بھى خرابى پيدا ہوگى.

اور بعض اوقات ضرورت پيش آنے كى صورت ميں تو اس سے فائدہ اٹھايا جا سكتا ہے مثلا پاسپورٹ يا شناختى كارڈ، يا اقامہ يا ڈرائيونگ لائسنس ميں لگوانا.

اور فوٹو اتارنى صرف انطباع يعنى ڈھالنا نہيں بلكہ يہ تو كيمرہ كا عمل ہے جس سے يہ انطباع اور ڈھلاؤ پيدا ہوا ہے، اور يہ اس اٹوميٹك آلے كے ساتھ اللہ تعالى كى مخلوق پيدا كرنے ميں مقابلہ اور برابرى ہے.

پھر اس طريقہ اور آلہ كو ديكھے بغير جس سے فوٹو اتارى جاتى ہے اس تصوير كشى كى ممانعت تو عام ہے؛ كيونكہ اس ميں اللہ تعالى كى مخلوق پيدا كرنے ميں برابرى اور مقابلہ اور پھر عقيد و اخلاق كو خطرہ ہے. انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 673).

واللہ اعلم .